بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۹ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۹ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ شہادت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر اور کانوں میں درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس کہ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی برادر زادی حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں شفیع احمد صاحب بھاگلپوری کا کل صبح انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ظہر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں مرحومہ نے چند ماہ کی ایک بچی یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی جائے۔

مکرمہ الفضل قادیان — ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

ہندوستان میں ہندو راج کے قیام کی قرارداد

برادران وطن کا وہ طبقہ جو ہندو مہا سبھا سے تعلق رکھتا ہے جس قسم کی عجیب و غریب باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس سے احباب کسی حد تک واقف ہیں۔ لیکن حال میں ایک ریزولیوشن کا جو مسودہ اخبارات میں شائع ہوا ہے اس نے سب گزشتہ باتوں کو مات کر دیا ہے ۲۴ اپریل کو دہلی میں آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ایک ممبر یہ ریزولیوشن پیش کریں گے۔ کہ ہندو مہا سبھا اپنے آئندہ اجلاس میں جو امرت سر میں منعقد ہو رہا ہے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس چیز کو تسلیم کرے۔ کہ سبھا کا مقصد ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا ہے۔ کیونکہ مسلم لیڈر اس وقت ہندو مفاد کو پاکستان کی آڑ میں کچل رہے ہیں۔ ہندو تمدن۔ دھرم اور نسل کی حفاظت کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ہندو راج میں رہنے والے غیر ہندو جب تک ہندو جاتی کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ملتے۔ اور قدرتی انصاف کی حدود سے زیادہ مطالبہ نہیں کرتے۔ ان کو سیاسی مذہبی اور سوشل آزادی حاصل ہو گی۔ ہندو راج کی پراچین تاریخ اس امر کی کافی گارنٹی ہے۔ کہ وہ کسی غیر ہندو کے ساتھ بے انصافی نہیں کریں گے۔ ہندو ویسے بھی مذہبی طور پر بے حد رواداری کے عادی ہیں۔ اور ہندو راج غیر ہندوؤں کے مذہبی معاملات میں بالکل مداخلت نہیں کرے گا۔ اور وہ اپنی حسب مرضی پرستش کا طریق اختیار کر سکتے ہیں۔ سرکاری مذہب ہندو دھرم ہو گا۔ زبان سنسکرت ہو گی۔ اور ہندو مہا سبھا کا جھنڈا اس راج کا جھنڈا ہو گا۔

یہ ریزولیوشن پاس ہو گا۔ یا نہیں ہو گا۔ اور اگر پاس ہو۔ تو کبھی عملی جامہ پہن سکے گا۔ یا نہیں۔ اس پر بحث کی سردست ضرورت نہیں البتہ "ہندو راج کی پراچین تاریخ" کے بارہ میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔ ہندو راج کی جو پراچین تاریخ دنیا کے سامنے ہے۔ اس میں تو ان خوبیوں کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ جو اس ریزولیوشن میں اس کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ بلکہ وہ تو صرف یہ بتاتی ہے۔ کہ ہندو راج ملک کی آبادی کے ایک کثیر طبقہ کے لئے جسے اچھوت کہا جاتا ہے۔ ایک مستقل عذاب تھا جس نے ان غریبوں کو انسانیت کے درجہ سے گرا کر حیوانوں سے بھی زیادہ ذلیل کر رکھا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ مخلوق جس قسم کی زندگی ہندو راج کے ماتحت بسر کرنے پر مجبور تھی۔ اس کا مطالعہ کر کے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر اچھوتوں کے بعد بدھوں کو لیجئے۔ جو اچھوت نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ ان کے ساتھ اس ہندو راج میں جو جو سختیاں کی گئیں۔ ان کی موجودگی میں کوئی منصف مزاج ہندو راج کی رواداری کا ذکر بھی زبان پر کیونکر لا سکتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی نہایت بے دردی کے ساتھ تہ تیغ کیا گیا۔ اور ان پر ایسے شدید مظالم روا رکھے گئے۔ کہ انہیں ملک کو خیرباد کہنا پڑا۔ پھر ہندو راج کی برکات کا ایک زندہ ثبوت جینی موجود ہیں۔ اور ہندو راج کی پراچین تاریخ اس پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔ کہ اس "غیر ہندو کے ساتھ بے انصافی نہ کرنے والی" حکومت میں خود ہندوؤں پر کیا گزری۔ اور "مذہبی طور پر بے حد رواداری" کے کیسے کیسے شاندار نمونے دیکھنے میں آئے یہ سب تاریخی شواہد ہیں۔ سُنی سنائی باتیں نہیں۔ اور ان کی موجودگی میں آج دنیا کے سامنے ہندو راج کی رواداری اور مذہبی آزادی کے راگ الاپنے والوں کی جرأت قابل داد ہے۔ اگر ان باتوں کے درست ہونے میں اس قسم کی قرارداد پیش کرنے، اور انہیں شائع کرنے والے اخبارات کو شک ہو۔ تو ہم ان میں سے ہر ایک کا خود ان کی تاریخ سے ثبوت مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں

سوامی دیانند صاحب کو اس زمانہ کا ہندو ریفارمر خیال کیا جاتا ہے۔ اور ویدک علوم کا بہت بڑا ماہر۔ انہوں نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں ویدک علوم کی بنا پر ہندو راج کا جو نقشہ پیش کیا ہے۔ وہ بھی بہت بھیانک ہے۔ اور ہمارے خیالات کا پوری طرح مؤید۔ اس ریزولیوشن کے مؤیدنے تو یہ لکھا ہے۔ کہ "ہندو راج غیر ہندوؤں کے مذہبی معاملات میں بالکل مداخلت نہیں کرتا!" لیکن سوامی جی نے منوجی کے حوالہ سے جو تعلیم دی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:-

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی کتابوں کی بے عزتی ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے" (صفحہ ۵۹)

باقی رہا یہ سوال کہ "ہندو راج میں کسی غیر ہندو کے ساتھ بے انصافی نہیں کی جائیگی" سو اس کے متعلق بھی ویدوں کی ہدایات اور منوجی کے حوالہ سے سوامی جی نے جو تلقین کی ہے۔ وہ بھی سُن لیجئے۔ فرماتے ہیں:-

"جملہ افواج کی افسری اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے کا منصب تیز سررشتہ تعزیر۔ کہ تمام کاموں کی افسری اور سب پر حاوی اور سب پر حاکم یعنی رتبہ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو وید اور شاستر کے پورے ماہر۔ عالم۔ فاضل۔ دھرم آتما۔ غالب الحواس عمدہ عمدہ اخلاق والے ہوں۔ یعنی سپہ سالار اعظم۔ وزیر اعظم۔ عدالت ہائے کا افسر اعظم اور اچاریہ سب علموں میں ماہر ہونے چاہئیں" (صفحہ ۱۶۳)

اس تعلیم سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو راج میں غیر ہندوؤں کے ساتھ کیسا انصاف کیا جاتا۔ اور ان کے حقوق کس طرح ادا ہوتے ہیں۔ پس ان باتوں کی موجودگی میں کسی ہندو کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ ہندو راج کے گن گائے۔ اور اس کی خوبیاں بیان کرے اس زمانہ میں ہندوستان کی بعض ہندو ریاستیں بھی اپنے اپنے اعتقادات اور حالات کے لحاظ سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کرتی ہیں۔ وہ بھی مکمل ہندو راج کی حقیقت کا اندازہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

جماعت ہائے صوبہ بہار و افراد جماعت کی آگاہی کے لئے
ضروری اطلاع

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار و افراد جماعت کی آگاہی کے لئے یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ صوبہ بہار کے صدر مقام پٹنہ عظیم آباد میں تبلیغی جدوجہد کو مضبوط اور باقاعدگی سے جاری رکھنے کے لئے حضرت مولانا عبدالماجد صاحب مدظلہ العالی پراونشل امیر نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ امسال پراونشل تبلیغی جلسہ اور پراونشل کانفرنس ملتوی کر دیئے جائیں۔ تبلیغی پروگرام کو باقاعدگی سے چلانے کے لئے محترمی جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بعض کتابیں عنایت فرمائی ہیں۔ پراونشل انجمن بھی اب تک دو سو روپیہ اس کام میں دے چکی ہے اور بعض احباب نے بھی اس کے لئے خاص رقوم دی ہیں۔ پٹنہ کے بعض حلقوں میں مخالفت شروع ہے۔ اور بعض رسائل میں ہمارے خلاف مضامین بھی شائع کئے گئے ہیں۔ بعض کا جواب بھی پراونشل انجمن کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اور بعض کا انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کیا جائیگا ممکن ہے کہ مباحثے اور مناظرے بھی کرنے پڑیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ احباب اور جماعتیں پراونشل چندہ وصول کرکے ذیل کے پتہ پر بھیجدیں۔ تا تبلیغ کے کام میں روکاوٹ پیدا نہ ہو۔

خاکسار سید وزارت حسین نائب امیر و سیکرٹری مالی موضع اورین۔ ڈاک خانہ کجرا ضلع مونگیر جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مبلغ کی ضرورت ہے جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا عالم اس قدر ہو کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جاسکے اتنا ذہین ہو۔ کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جاسکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ

موضع پٹی میں مبلغ کی ضرورت

جماعت احمدیہ پٹی کے لئے ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو دیوانہ وار تبلیغ کرے۔ تنخواہ چالیس روپے اور رہائشی مکان بھی اہل و عیال کے لئے دیا جائے گا۔ پہلے ایک ماہ دہلی رہنا ہو گا ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت کا تقرر

جماعت ہائے احمدیہ محلانوالہ۔ روکھے۔ کٹیال۔ شاہ پور۔ مانانوالہ۔ موتلہ۔ بنہ گڑھ۔ بھینی۔ ننگل انبیا۔ گگانوال۔ جھیاوی۔ کاکو ٹلی خیرا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکیم عبدالرشید صاحب احمدی ساکن اجنالہ ضلع امرتسر کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب گاہے گاہے اور حسب ضرورت ان جماعتوں میں دورہ کیا کریں گے عہدہ داران جماعت و احباب کا فرض ہے۔ کہ حکیم صاحب سے ہر طرح سے دینی کاموں میں تعاون فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۵ اپریل ۱۹۴۳ء تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زد فزد

۶۳۳۔ طالب حسین صاحب ضلع گورداسپور
۶۳۴۔ طالع بی بی صاحبہ "
۶۳۵۔ رشیدہ بیگم صاحبہ "
۶۳۶۔ محمد اقبال صاحب ہوشیارپور
۶۳۷۔ برکت علی صاحب گورداسپور
۶۳۸۔ حسین علی شاہ صاحب گجرات
۶۳۹۔ حافظ محمد افضل صاحب سرگودھا
۶۴۰۔ اقبال صاحب گورداسپور
۶۴۱۔ اقبال صاحب "
۶۴۲۔ علم دین صاحب "
۶۴۳۔ حفیظہ صاحبہ "
۶۴۴۔ فقیر محمد صاحب "
۶۴۵۔ جیال نواب دین صاحب گوجرانوالہ
۶۴۶۔ نواب صاحب گجرات
۶۴۷۔ فیبا "
۶۴۸۔ فاطمہ صاحبہ "
۶۴۹۔ پیراندتا صاحب "
۶۵۰۔ رسول بی بی صاحبہ "
۶۵۱۔ محمد شریف صاحب "
۶۵۲۔ غلام رسول صاحب گجرات
۶۵۳۔ محمود صاحب "
۶۵۴۔ محمد بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۶۵۵۔ نذیر احمد صاحب "
۶۵۶۔ رجب خان صاحب اڑیسہ
۶۵۷۔ سلطان احمد صاحب قریشی ضلع گوجرانوالہ
۶۵۸۔ محمد اقبال صاحب گجرات
۶۵۹۔ میر بخش صاحب فیروزپور
۶۶۰۔ للا کالو صاحب کشمیر
۶۶۱۔ محبوب عالم صاحب یوپی
۶۶۲۔ محمد حسین صاحب شیخوپورہ
۶۶۳۔ شیر محمد صاحب گورداسپور
۶۶۴۔ رمضان بی بی صاحبہ "
۶۶۵۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۶۶۶۔ بشیر احمد صاحب "
۶۶۷۔ رشید محمد صاحب "
۶۶۸۔ ناظرہ بی بی صاحبہ "
۶۶۹۔ علم دین صاحب "
۶۷۰۔ قائم دین صاحب "
۶۷۱۔ نعمت علی صاحب ضلع گورداسپور
۶۷۲۔ حسین بی بی صاحبہ "
۶۷۳۔ صابراں بی بی صاحبہ "
۶۷۴۔ سکینہ صاحبہ "
۶۷۵۔ احمد صاحب "
۶۷۶۔ گلاب شاہ صاحب "
۶۷۷۔ مولا بخش صاحب "
۶۷۸۔ عطا محمد صاحب "
۶۷۹۔ حمیدہ بی بی صاحبہ "
۶۸۰۔ نصیر بی بی صاحبہ "
۶۸۱۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۶۸۲۔ عبداللطیف صاحب "
۶۸۳۔ محمد حنیف صاحب "
۶۸۴۔ علی محمد صاحب منٹگمری
۶۸۵۔ محمد خان صاحب گورداسپور
۶۸۶۔ محمد منور خان صاحب گورداسپور
۶۸۷۔ بلقیس بی بی صاحبہ "
۶۸۸۔ فضل احمد صاحب "
۶۸۹۔ غلام رسول صاحب "
۶۹۰۔ محمد شفیع صاحب "

(باقی)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا مخالفین کی منظم سازش کے نتیجہ میں اس عاجز پر اچانک ایک نہایت خطرناک کیس بن گیا ہے۔ جس کی بنا پر تا حکم ثانی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اور کورٹ مارشل تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے بریت کرے آمین۔ خاکسار مرزا محمد حسین احمدی نیا محلہ جہلم پور شہر (۲) میں خود اور میرے بیوی بچوں کی صحت خراب رہتی ہے۔ میرا چھوٹا بچہ زیادہ بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے نیز میرے دو بچوں سید احمد رشید اور جمیل احمد رشید نے بی۔ اے اور ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ بیگم مسعود احمد رشید ایگزیکٹو انجینئر شجاع آباد ڈویژن ملتان (۳) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت کا لڑکا محمد احمد بہت بیمار ہے (۴) منظور احمد صاحب قریشی اوورسیئر کی اہلیہ صاحبہ جے پور کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور حالت خطرناک ہے۔ (۵) والدہ اعجاز احمد صاحب قمر جالندھر شہر بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح ۱۲؍ اپریل کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے لفٹیننٹ آفتاب احمد خان صاحب پسر گلاب خان صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی سیالکوٹ کا نکاح مسمات امۃ القدیر دختر شیخ عطاء اللہ صاحب ساکن اسلامیہ پارک لاہور سے تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار شیخ عطاء اللہ لاہور

دعائے مغفرت مولوی عبدالسلام صاحب جو لکھوٹی ضلع رانچی میں ملازم تھے۔ اور بڑے مخلص احمدی تھے۔ مرض ذیابیطس سے بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے

امتحان دعوۃ الامیر ۲ ہجرت (مئی) کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (مہتمم تعلیم)

فلسفۂ قربانی

از جناب ابو البرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

(۲)

آیت لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولٰکن ینالہ التقویٰ منکم کی تشریح میں بتایا گیا ہے۔ کہ قربانی کے جانوروں کے ذبح کرنے سے خدا تک گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تقویٰ جس کا انسانی قلب کے ساتھ تعلق ہے۔ جو خدا تک پہونچتی۔ اور خدا تعالےٰ کی رضاء اور قرب کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔ اب غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقوے کا تعلق قربانی کے ذبح ہونے والے جانور کے ساتھ نہیں۔ بلکہ قربانی کرنے والے انسان کے قلب اور اس کی نیت کے ساتھ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اگر تقوے کے بغیر محض ریاکاری اور نفسانی خواہش پر قربانی کا جانور ذبح کیا جائے۔ تو وہ خدا کے حضور قبول نہیں ہوتا جس سے معلوم ہوا۔ کہ قربانی کرنے والے کے لئے صرف قربانی کے لئے جانور کو ہی پیش کرنا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک چیز اپنے وجود اور اپنی جان سے جو جان کی جان ہے۔ یعنی تقوے اسے بھی پیش کرنا ضروری ہے تقوے چونکہ ہر حرکت وسکون اور ہر ارادہ اور نیت اور ہر قول وفعل میں بلحاظ اخلاص اور للّٰہیت اور طلب قرب ورضاء مولےٰ انسان کی روحانی توجہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف پھیرنے کے لئے ہر وقت ہی مصروف رہتی اور قطب نما اور قبلہ نما کی سوئی کی طرح خدا تعالےٰ کے سوا اور کسی طرف روحانی توجہ کو پھیرنے ہی نہیں دیتی۔ اور اپنی خاصیت اور روحانی کشش سے خدا تعالےٰ کے قرب اور خدا کے حضور پہونچنے کا ذریعہ ہے اس لئے تقوے سے ہر وقت انسان کی روح خدا کے قرب میں ترقی کرتی رہتی ہے

باوجود اس کے کہ مسلمان عام طور پر اسلام کے ظاہری رسم ورواج کے مطابق نماز روزہ اور دوسرے اعمال بھی بجالاتے ہیں۔ لیکن ان کی عام طور پر یہ عملی حالت مجبورانہ حالت سے تعلق رکھتی ہے۔ تقوے جس کے نیچے انسان کا اصل مقصد اور حقیقی نصب العین اور قبلہ ہمت خدا تعالےٰ کی ذات اور اس سے کامل تعلق پیدا کرنا اور اس کا کامل قرب ورضا حاصل کرنا ہے۔ یہ مقصد عوام تو عوام جو لوگ سجادہ نشین اور مساجد کے امام اور قوم کے پیشوا کہلاتے ہیں۔ الّا ماشاء اللہ ان کا مقصد زندگی بھی خدا کی ذات نہیں اور نہ ہی اس کا قرب ووصال ان کا مقصد ہے۔ بلکہ جیسے کہ ان کے حال چال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہے ان کا محبوب ترین مقصد مادی دنیا کا وصال اور حصول ہے پس جب نام کے مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کرنے والے اسلام کے نام لیوؤں کا یہ حال ہے تو اسلام سے سخت اجنبی اور دہریت اور شرک کا خیالات میں غرق قوموں کا کیا حال ہوگا۔

پس سب سے ضروری اور اہم تحریک جو خدا کو مقصد بنانے کے لئے ہو سکتی ہے۔ وہ ہے۔ تو تقوے ہی لیکن تقوے پیدا کرنے کے لئے خدا کی سنت مستمرہ ہمیں یہی بتاتی ہے۔ کہ خدا کے نبیوں کی بعثت کے سوا تقوے ہاں حقیقی تقوے کا دلوں میں پیدا ہونا ناممکن ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ روح پیدا ہو رہی ہے۔ اور خدا کے روشن چراغ سے بجھے ہوئے چراغ روشن ہو رہے ہیں اور ایک کامل طبیب مریضوں کو اچھا کر رہا ہے۔ اور جو ظلمت اور ضلالت کے حجابوں میں تھے۔ وہ باہر نکل رہے ہیں۔ اور جو روحانی قبروں میں تھے۔ وہ خدا کی قہری تجلیات کی زبردست تحریکوں سے زندہ ہو کر میدان حشر میں نکل نکل کر خدا کے حضور دوڑے چلے آ رہے ہیں۔

زندہ ایمان۔ گناہ سوز یقین اور کامل تقوے کا کامل نمونہ

نبی کی بعثت سے پہلے کا زمانہ ظلمت، ضلالت اور کثرت فسق وفجور سے ایک تاریک رات کے مشابہ ہوتا ہے جس میں محجوبانہ زندگی حیوانوں کی طرح ہوائے نفس اور میلان طبیعت کے ماتحت عام طور پر لوگ گزارتے ہیں۔ اور شریعت حقہ اور تعلیم ہدایت کے پیش کردہ مقصد سے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ اور قلوب کی حالت خشک اور مردہ زمین کی طرح اپنی استعدادوں اور قابلیت محض بیکاری ہو جاتی ہے۔ پھر جب خدا کے فضل سے نبی کا انقلابی وجود اپنے دور رسالت میں اپنی وحی کے نزول کے ساتھ دنیا کی ہدایت کے لئے توجہ فرماتا ہے۔ تو اس کا موثر وجود اور بابرکت قدوم آفتاب عالمتاب کی طرح دنیا کی تاریک وتار حالت کو روشنی سے بدل دیتا ہے۔ اور باران رحمت کے نزول کی طرح خدا کی تازہ وحی کی بارش سے مردہ دلوں کو زندہ اور پاک اور نیک استعدادوں کے بیدار ہو جانے سے سرسبز اور شاداب زمین کی طرح پربہار اور پُر رونق بنا دیتا ہے۔ وہ لوگ جو تاریکی کے زمانہ میں حیوانوں کی طرح منتشر نظر آتے تھے۔ اب نظام کی صورت میں منسلک ہوتے جاتے ہیں اور تفرقہ اور اختلاف اتحاد اور وحدت سے تبدیل ہوتا جاتا ہے۔ اور جو لوگ نفس امارہ اور شیطانی تحریکوں پر اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کرنے کے عادی تھے لیکن خدا کی راہ میں ایک پیسہ بلکہ ایک کوڑی تک کا قربان کرنا بھی بوجہ اجنبیت وشدید بخل کے سخت ناگوار جانتے تھے۔ اب برعکس معاملہ کی صورت پیدا ہو جانے سے نفس اور شیطان کے غصب کردہ اموال اور جانیں سب خدا کی راہ میں منتقل کئے جاتے ہیں۔ اور جہاں انسان خدا کی راہ میں ایک کانٹے کی تکلیف کو برداشت کرنا اپنے لئے ناپسند کرتا تھا۔ اب خدا کی راہ میں خدا کے پیارے ہادی اور نبی کی قوت قدسیہ کی طفیل اپنی قوم اور اپنے وطن اپنے گھر بار اور اپنے اہل وعیال بلکہ اپنی عزیز جان تک خدا کی رضا کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور جوش عشق سے با احساس لذت حقیقی قربانی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور ایسے عاشقان فدائیت کے لئے جانوروں کی قربانی کا نمونہ صرف بطور مجازانہ تحریک کے محسوس ہوتا ہے جس نمونہ سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ مولےٰ کی راہ میں ہمیں اسی طرح کی قربانی کا نمونہ پیش کرنا ہے بلکہ جانوروں کی قربانی سے بھی بڑھ کر نمونہ کیونکہ جانوروں کی قربانی ان کے پاؤں کے باندھنے اور انہیں مجبور کرنے سے تعلق رکھتی ہے لیکن خدا کے عاشقوں کی قربانیاں عاشقانہ روح کے ساتھ صرف اشارہ پر لبیک کہتی ہوئیں شوق شہادت خوشی سے پیش کی جاتی ہیں۔ اور خونریز جنگ کے سرخ میدان کارزار میں جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی تیز تلواروں اور سینوں اور پہلوؤں کو چھیدنے والی برچھیوں اور پیغام اجل پیش کرنے والی بندوقوں اور توپوں کے سامنے وہ خدا کے وصال اور جنت کے اشتیاق میں اس جوش سے آگے بڑھتے ہیں جیسے ایک سخت بھوکا لذیذ کھانے کی طرف اور ایک سخت پیاسا برف سے ٹھنڈے شربت کی طرف۔ پس یہی وہ دور رسالت کا انقلابی دور ہوتا ہے جس میں ان قربان ہونے والوں کی سچی اور پاک اور حقیقی قربانیوں کے نمونہ سے وہ اسلام جو مردہ تھا اب دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔ اور الحاد اور فساد اور فسق وفجور کی زہریلی ہوائیں اور وبائیں جن سے ایک مخلوق ہلاک ہو چکی تھی۔ ان کی جگہ حیات بخش تریاقی ہوائیں چل رہی ہیں۔

اس زمانہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ پھر آپ کی نیابت میں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا عہد خلافت ہے عہد نبوت ورسالت وخلافت کی وہ سب برکتیں جن کا ذکر گزشتہ زمانوں میں صرف زبانوں اور بے حقیقت افسانوں اور بے معنے داستانوں کے طور پر سمجھا جاتا اور ان کا حقیقی نمونہ دنیا سے معدوم اور مفقود ہو چکا تھا۔ خدا کے فضل سے پھر دوبارہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ جن سے دین اسلام کی حیات ملّی کے آثار دنیا میں نظر آ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی قوت قدسیہ اور بے نظیر اور متواتر قربانیوں نے آخر ایک جان نثار قوم پیدا کر دی۔ اور جماعت احمدیہ کا حسن انتظام اور اطاعت مطاع واتباع مقتدا اور بے نظیر قربانیوں کے ساتھ اتحاد اور وحدت کی زندہ مثال جو دنیا میں قائم ہوئی ہے۔ اس سے تمام نبیوں اور رسولوں کی اعجازی برکتیں جو افسانہ ہو چکی تھیں۔ جماعت احمدیہ کے نمونہ سے پھر ان کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ وقت جو بلحاظ اشاعت احمدیت مالی اور جانی قربانیوں کا ہے۔ اس میں عید الاضحیٰ کی قربانی کی روح اور حقیقت یہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی قربانیوں سے عید الاضحیٰ کی قربانی کا حقیقی مفاد دنیا کو اپنی مجسم قربانی زیست کے پاک اور موثر نمونہ سے دکھاوے کہ قربانی کی عید کے موقعہ پر ذبح ہونے والے جانوروں کی قربانی کی حقیقت یہ ہے جو جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی قربانی اور اس کے پاک نمونہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور قربانی کے لئے اچھے سے اچھے جانوروں کا انتخاب بھی قومی قربانی کی اس مثال اور نمونہ کی حقیقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو قوم کے بہترین جوانوں اور بے خوف اور جان بکف ہو کر اپنی قربانی کو پیش کرنے والوں کی فخر قوم ہستیوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کے جوہر سے قوم کی بقا اور حیات کا نشان دنیا میں پرچم عزت کے لہرانے کی شان میں دکھاتا ہے۔ کہ یہ زندہ قوم کا نشان ہے اور جس کے نزدیک قیام زندگی کا ذریعہ موت اور قربانی ہے۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اے بھائیو! یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس (یعنی حج اور قربانی والے) مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے۔ اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے۔ جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے۔ اور بکروں کی قربانیاں بطور اظلال وآثار کے پائی جاتی ہیں۔"

جیسا کہ حضرت اقدس نے فرمایا اس آخری زمانہ میں اگرچہ حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء اور آپ کی جماعت ہی کی اصل اور حقیقی قربانیاں ہیں۔ لیکن خدا تعالے نے جماعت احمدیہ اور سلسلہ حقہ کی مشکلات کو جو اس کی ترقی اور اشاعت اور قبولیت کی راہ میں پہاڑوں کی طرح حائل اور روک بنی ہوئی ہیں۔ مختلف تباہ کن عذابوں اور عالمگیر خونخوار اور آتشبار جنگوں کے ذریعہ تعاون کی صورت میں ان مشکلات اور روکوں کو راستہ سے ہٹا رہا ہے۔ اور جس طرح زلزلہ کی اضطرابی حرکات وہ وجہ اور وہی سے بکھن کو الگ کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اور پہاڑوں کے اندر سے جواہرات نفیسہ یعنی چاندی سونے اور ہیرے لعل اور یواقیت کی کانوں کے ظاہر کرنے اور باہر نکلنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ پہاڑوں کے اندر زلزلے کی صورت پیدا ہو کر اوپر کا کچا پتھر جو غلاف کی طرح ان قیمتی معدنیات کو اپنے اندر ڈھانپے ہوئے تھے دور ہو اسی طرح حکومتوں اور قوموں کے اندر سے سعید روحوں کا نکلنا اور مادی دنیا کے حجابوں کو پھاڑ کر باہر آنا دنیا کے حوادث اور مصائب کی اضطرابی حرکات کو چاہتا ہے۔ تا چھاچھ سے مکھن الگ ہو۔ اور کچے پتھر کے اندر سے جواہر نفیسہ باہر نکل آئیں۔ سو موجودہ زمانہ میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائیدات میں خدا تعالے اپنی قہری تجلیات کو ایک مدت سے متواتر ظہور میں لا رہا ہے۔ اور یہ امر ایک عقیل فہیم انسان کے لئے سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کہ ان سب جمالی اور جلالی نشانوں کا ظہور اور ان کے ساتھ غیبی نصرتوں کی تائیدات جماعت احمدیہ ہی کے لئے ہے۔ جو ایک بیج کی طرح بے کسی اور بے بسی میں ابتداء میں اس عظیم دانہ کی مثال اپنے اندر رکھتی تھی جسے خاک میں ملایا گیا ہو۔ اور پھر وہ اپنی ذاتی استعداد کے جوہر کے ساتھ زمین کے مونہہ پر اگ کر ظاہر ہوا ہو۔ اور پھر حوادث زمانہ کی پامالیوں اور حملوں کے اندر سے گزرتے ہوئے قدرت کے اعجاز نما اور غیبی تصرفات کی حفاظت کے ماتحت خوارق عادت طور سے نشوونما اور تائید سے دیکھتے دیکھتے ایک تناور درخت کی شکل میں ظاہر ہوا ہو۔ جس کی شاخیں مشرق ومغرب اور جنوب وشمال کے علاوہ آسمان کی وسیع فضا میں بھی پھیل گئی ہوں۔ یہی اور بالکل یہی مثال سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی کے وجود اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کی دنیا میں ظاہر ہو رہی ہے۔ بھلا کیا اس حقیقت واضح مشہودہ کا سمجھنا بھی کوئی مشکل ہے۔ کہ دنیا میں طاعون۔ قحط۔ وبائیں اور کئی قسم کے ابتلا اور بلائیں اور زلزلے اور جنگوں کی صورت میں مختلف قسم کے عذاب دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب والوں کو تو ہلاکت کے ذریعے کم کرنے والے ہوں۔ اور ان کی تعداد کو روز بروز گھٹاتے چلے جا رہے ہوں لیکن ایک غریب جماعت جو خدا کے مسیح موعود کی جماعت ہے اسے ہر ایک عذاب فوق العادۃ ترقیوں کے ساتھ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے اور عذابوں سے پہلے وقت کی ترقی سے بڑھ کر ترقی کا ذریعہ عذابوں کا وجود ہی پایا جاتا ہو۔ پس عذابوں کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی ترقی اور فوق العادت ترقی اس راز سربستہ کے عقدہ کو حل کر کے بتا رہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا اور اس کے نبی اور رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ	۷۵/- روپے
" فیروزپور	۱۲/۱۱ "
" سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰/- "

تبلیغ خاص کے اپنے وعدوں کو بھولے ہوئے دوست فوری توجہ فرما کر وعدے ادا فرمائیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

تبلیغ خاص

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے تبلیغ خاص کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ضرورت ہے کہ ایک حد تک اس طبقہ میں جو علماء رؤسا اور امراء یا پیروں اور گدی نشینوں کا طبقہ ہے۔ اس تک باقاعدہ سلسلہ کا لٹریچر پہونچایا جائے۔ الفضل کا خطبہ نمبر یا انگریزی دان طبقہ تک سن رائز جس میں میرے خطبہ کا ترجمہ چھپتا ہے باقاعدہ پہونچایا جائے۔ اس پر چھ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔"

"اس تحریک میں حصہ لینے والا وہی سمجھا جائے گا۔ کہ جو اس مد میں جتنا بھی چندہ دے سکتا ہے یا دینا چاہتا ہے (جن دوستوں کو تبلیغ خاص کی تحریک کا علم نہیں ہوا۔ وہ اب بھی اس میں چندہ دے سکتے ہیں۔ فنانشل سیکرٹری) وہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پاس بھیج دے۔ جس کو میں نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ اس میں جو وعدہ ہوگا۔ وہ لکھ لیا جائے گا۔ اور وعدہ کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر خود ہی موعودہ رقم بھیجدیں۔ اگر تو کوئی رقم ایک ماہ تک بھیج دے گا تو وہ شمار کر لیا جائے گا۔ ورنہ اس کا نام کاٹ دیا جائے گا کسی کو یاددہانی نہ کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی الگ دفتر نہیں۔ یہ رقم اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی الگ دفتر مقرر نہیں کیا جا سکتا اور نہ یاددہانیوں کے لئے کوئی خرچ کیا جا سکتا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالے کی اس تحریک کا نام تبلیغ خاص ہے۔ تبلیغ خاص میں خدا کے فضل وکرم سے احمدیہ جماعت نے نہایت شاندار اور قابل تعریف حصہ لیا۔ حضور کا مطالبہ چھ ہزار کا تھا۔ مگر احباب کرام نے مطالبہ کی رقم سے بڑھ کر بلکہ اس سے بھی زیادہ دیا یعنی ۱۲۹۴۴ روپیہ۔ اس میں سے ۹۶ فی صدی تو نقد داخل ہو چکا ہے۔ اور چار فی صدی کے وعدے واجب الادا ہیں۔ یہ وعدے ایسے ہیں۔ جو احباب وعدہ کر کے ادا کرنا بھول گئے ہیں۔ یاددہانی کرنے کے لئے خرچ کرنے کی تو اجازت نہیں۔ اس لئے یہ وعدے اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں۔ تا جو احباب بھول گئے ہیں وہ اخبار کی اس یاددہانی پر فوری توجہ کر کے اپنا وعدہ پورا کریں۔ جو دوست فوراً نہ ادا کر سکیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۴ رمئی ۱۹۴۳ء تک تبلیغ خاص کا وعدہ پورا کر دیں۔ لیکن جس نے اس اعلان کے تین ہفتہ تک بھی اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ تو سمجھا جائے گا کہ وہ وعدہ کی رقم ادا کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس کا نام نادہندوں کی فہرست میں حضرت کے حضور پیش کر کے اخبار میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ پس احباب تبلیغ خاص کے وعدے کی طرف پوری توجہ کریں۔ فہرست یہ ہے۔

نام	رقم
محمد شفیع صاحب بکس میکر سیالکوٹ	۵/-
ملک احسان اللہ صاحب لاہور	۴/-
شیخ محمد حسین صاحب ملتان	۲/۸
" نادر علی صاحب کرنال	۱۰/-
جماعت مزنگ	۱۳/۶
" عزیز پور ڈگری	۲/-
محمد حسین صاحب کوٹ مومن	۲/۸
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب لائل پور	۲/۸
بابو عبد اللطیف صاحب اوورسیر لاہور	۲/۸
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی	۲/۸
ڈاکٹر کریم الدین صاحب بنالی	۲/۸
جماعت رائے پور قادر آباد	۵/۴
جمیل احمد صاحب رشید ملتانی	۲/۸
مرزا محمد حسین صاحب جبل پور	۱۰/-
جماعت چک نمبر ۳/۱۱ ج ب	۸/-
" نظفر پور	۴/۸
قاضی عبد الحمید صاحب لاہور	۵/-
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب کھرور پکا	۴/-
نواب محمد عبد اللہ خان صاحب	۵۰/-
عبد القادر صاحب امرت سر	۲/۸
ملازمین ورکشاپ لاہور	۱۲۵/-
جماعت دنیالی جہلم	۶/۵
" شاہجہان پور	۱۰/۱۴
راجہ غلام محمد صاحب ملوٹ ۴/- و محمد اشرف صاحب ۵۰/-	۵۴/-
محمد بشیر صاحب آسن سول	۱۵/-
جماعت ڈوگری سندھ	۲/۸
حلقہ گنج لاہور	۳۷/۴

برطانیہ کی آٹھویں فوج کیلئے
۶۷۲۰۰ من روزانہ سامانِ جنگ

مشرق وسطیٰ کی لڑائیوں میں ایک مہینہ ایسا آیا ہے۔ جب آٹھویں برطانوی فوج ۶۷۲۰۰ من سامان جنگ روزانہ صرف کرتی رہی ہے۔ العالمین کی لڑائی سے اب تک کسی میدان میں آٹھویں فوج کو کسی شے کی کمی نہیں ہونے پائی۔ کوئی بڑی لڑائی شروع ہونے سے پہلے اسے ہر طرح کے سامان کے بیشمار ذخیرے مہیا کئے جاتے رہے ہیں اپنی ضروریات کے علاوہ آٹھویں فوج مغربی صحرا میں ہوائی اقدامات کرنے والے ہوائی جہازوں کی ضروریات کی بھی کفیل رہی ہے۔ جس پیمانے پر یہ ہوائی اقدامات ہوتے رہے ہیں۔ ان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس قدر اور کس تیزی سے اس فوج کو سامان مہیا کیا جا تا رہا ہے۔ یہ سلسلہ اب بھی اسی طرح جاری ہے۔ محکمہ اطلاعات پنجاب

جنگی عطیوں اور قرضوں میں پنجاب کا حصہ

پنجاب نے عطیوں اور قرضوں کی صورت میں جنگی کوششوں کو جو امداد دی ہے۔ اس کی کل میزان علی الترتیب ۶۳۸۱۲۸۵ روپے۔ اور ۹۴۳۳۸۲۱۷ روپے تک جا پہنچی ہے۔

ہر ڈویژن کے اعداد و شمار کو دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملتان ڈویژن کو عطیوں میں اور لاہور ڈویژن کو قرضوں میں اول رہنے کا فخر حاصل ہے۔ محکمہ اطلاعات پنجاب

اعلانِ نکاح

عزیزہ فہمیدہ بیگم دختر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ مرحوم سکنہ بنگہ ضلع جالندھر کا نکاح چودھری مشتاق احمد صاحب خلف جناب ڈاکٹر علی بہادر خانصاحب اسسٹنٹ سرجن سکنہ جنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کے ساتھ مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۴۳ء کو بعوض ایکہزار روپیہ حق مہر بابو غلام جیلانی خانصاحب کامل نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک اور خیر و برکت کا موجب بنا دے۔

خاکسار ہدایت اللہ منصور بنگوی حال نئی دہلی

برما کے محاذ پر فوجوں کیلئے
کتابوں اور رسائل ضرورت

برما کے جنگلوں میں برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ ہندوستانی اور انگریزی فوجوں کے لئے اس علاقہ میں یہ دوسری برسات ہے ایک برطانوی افسر کے بیان کے مطابق یہ دن فوجیوں کیلئے بڑے کٹھن ہوتے ہیں۔ اس نے ایک اپیل کے دوران میں کہا ہے کہ ان دنوں میں سپاہیوں کیلئے کتابیں۔ رسائل اور بیٹری سے چلنے والے چھوٹے ریڈیو سیٹ درکار ہیں تاکہ یہ کٹھن دن آسانی سے گذر سکیں۔ بعض سپاہی کھیتی کیاری میں فرصت کے اوقات کاٹتے ہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے قطعوں میں سبزیاں بوتے ہیں اس کیلئے سبزیوں کے بیج درکار ہیں۔ بعض سپاہی پالتو جانور پالنا چاہتے ہیں، ان میں سے کئی ایک نے مرغیاں پال رکھی ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

الفضل:۔ یہ تبلیغ کا اچھا موقع ہے۔ جو احمدی احباب اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وہ ضرور اٹھائیں۔ اور موزون کتابیں وغیرہ بھیجکر ثواب حاصل کریں۔

چند فنی کتابیں

(۱) رہنمائے خراد باتصویر قیمت۔ ایکروپیہ
(۲) معاون ورکشاپ باتصویر قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ
(۳) رہنمائے ملمع سازی باتصویر قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ
(۴) چھوٹے ڈائنمو اور الیکٹرک موٹر بنانا باتصویر قیمت ۲ روپیہ
(۵) ریڈیو کی پہلی کتاب باتصویر قیمت تین روپے
(۶) ریڈیو کی دوسری کتاب " " " "
(۷) ریڈیو کی تیسری کتاب " " " "
(۸) ماڈرن موٹر کار گائیڈ " " " "
(۹) الیکٹریکل انجینئرنگ گائیڈ " " " "
(۱۰) مصوری کی پہلی کتاب " " ایکروپیہ
(۱۱) ویلڈنگ کرنیکا ہنر " " "
(۱۲) ٹانکا لگانے کا ہنر " " "
(۱۳) رسالہ فوٹو گرافی یا عکسی تصاویر بنانا باتصویر قیمت ایکروپیہ

ملنے کا پتہ
منیجر عسکر بک ڈپو گجرات پنجاب

پنجاب میں گندم کی فصل

۴۱-۱۹۴۰ء سے پہلے پانسال کے اندر پنجاب کے جسقدر رقبہ میں گندم بوئی گئی۔ وہ برطانی ہند میں کل رقبہ زیر کاشت گندم کا تقریباً ۲۷،۲ فیصدی تھا۔ سالہائے مذکور سے پہلے پانسال کے اندر برطانی ہند اور پنجاب میں آبپاش رقبہ اور مجموعی رقبہ کا تناسب بالترتیب ۴۵،۹ فیصدی اور ۵۸،۳ فیصدی تھا۔

جنوری ۱۹۴۳ء میں اکثر مقامات پر ہلکی سے اوسط درجہ کی بارش ہوئی۔ فروری میں ہلکی بارش ہوئی۔ مارچ میں عام طور پر ہلکی سے اوسط درجہ کی بارش ہوئی۔ یہ بارشیں استادہ فصلوں کے لئے مفید ثابت ہوئیں۔ بعض اضلاع سے شدید ہواؤں کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچا۔ بعض اضلاع سے تیلہ اور کانگیاری کے حملوں اور ژالہ باری کے باعث فصلوں کو نقصان پہنچنے کے متعلق بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت گندم بروئے اطلاع ۱۰۲۵۱۲۰۰ ایکڑ ہے جو اس سال کے دوسرے تخمینہ کے رقبہ سے ۱۸۱۰۰ ایکڑ کم ہے۔ لیکن گذشتہ سال کے اصل رقبہ سے بقدر دو فیصدی زیادہ ہے۔

امید ہے کہ آبپاش رقبوں میں پیداوار اوسط سے فوق الاوسط درجہ تک اور غیر آبپاش رقبوں میں تقریباً اوسط درجہ تک ہوگی۔ برطانوی اضلاع میں کل پیداوار کا تخمینہ ۳۹۳۳۲۰۰ ٹن یا سال ماسبق کی پیداوار سے بقدر دو فیصدی زیادہ ہے۔

ہندوستانی ریاستوں میں رقبہ کا تخمینہ ۱۷۱۷۸۰۰ ایکڑ ہے۔ اسکے بالمقابل گذشتہ سال یہ رقبہ ۱۶۱۶۱۰۰ ایکڑ تھا۔ پیداوار کا تخمینہ ۶۲۹۸۰۰ ٹن ہے جو سال ماسبق کی پیداوار سے بقدر ۲۱ فیصدی زیادہ ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں پس آج ہی "سرمہ مہیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے۔ تین ماشہ بارہ آنے۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں اور اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۴؍ پچاس قرص گیارہ آنے۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نعمت غیر مترقبہ ہے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا (رجسٹرڈ) کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۶ اپریل۔ مسٹر جناح نے مسلم لیگ سیشن میں جو صدارتی ایڈریس پڑھا۔ اس میں کہا کہ پاکستان کی حدود دریائے جہلم تک ہونگی کیونکہ آبادی میں مسلم اکثریت اس علاقہ تک ہے۔ لیگ کے اجلاس میں پاکستان کا جو نقشہ لٹکایا گیا۔ اس میں بھی پاکستان کی حدود جہلم تک ہی ہیں۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس کراچی میں ہونا قرار پایا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ چیکوسلواکیہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر بینش نے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ ہنگری اور بلگیریا دونوں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جرمنوں سے کٹ کر اتحادیوں سے مل جائیں۔ فن لینڈ بھی اتحادیوں کو پیغام بھیج رہا ہے۔ کہ وہ روس کے خلاف جنگ بند کرنے اور علیحدہ صلح کے لئے تیار ہے۔ رومانیہ میں بھی ڈکٹیٹری ختم ہو رہی ہے۔ جونہی اتحادی فوجوں نے یورپ پر قدم رکھا۔ وہ بھی جرمنوں سے الگ ہو جائینگے۔

نیو یارک ۲۶ اپریل۔ حیفہ (فلسطین) سے ایک پیغام مظہر ہے کہ کل رات دشمن کے طیاروں نے ایک شہر پر ہوائی حملہ کیا جس کا مقابلہ برطانی ہوا بازوں کی طرف سے ہوا۔

اٹاوہ ۲۶ اپریل۔ ڈیوک آف کناٹ آج گورنمنٹ ہاؤس میں جہاں وہ گورنر جنرل کے مہمان تھے۔ اچانک وفات پا گئے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ محکمہ بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آر۔ اے۔ ایف کے بمباروں نے خلیج کنوا میں اٹلی کے سب سے بڑے بحری طاس سپیزی پر ۱۸ اپریل کی رات کو خوفناک بمباری کی۔ اور دشمن کا ایک تباہ کن جہاز غرق ہو گیا۔ نیول ڈاک یارڈ کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ اور ۲۷ عمارات پر بم گرے۔ کئی ایک تو اگلے روز بھی جلتی ہوئی دیکھی گئیں۔ جہاز سازی کے کارخانہ پر دس ہزار مربع فٹ سوراخ ہو گیا۔ پیدل فوجوں اور توپخانہ کے ۹ بلاک بھی جل گئے۔

امرتسر ۲۶ اپریل۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے دفتر میں پنجاب کے مختلف حصوں سے ۶۰ سے زیادہ سکھ لیڈر جمع ہوئے اور گذشتہ دو تین دن نہایت اہم کانفرنسیں ہوئیں۔ یہ تمام کانفرنسیں ایک کیمپ میں ہوئیں جہاں تمام سکھ لیڈر نہایت ڈسپلن سے رہے۔ تمام اشخاص نے اپنا کھانا خود بنایا اور برتن بھی خود ہی صاف کئے۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ آزاد پنجاب سکھوں کے آئندہ پروگرام کا اہم ترین حصہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ دیہات میں سکھ دھرم کا پرچار کن لائینوں پر کیا جائے۔

امرتسر ۲۶ اپریل۔ سونا۔ /۱۰۰ روپے چاندی۔ /۱۳۲ روپے۔ پونڈ۔ /۸/۶۷ روپے

دہلی ۲۷ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان کے محاذ پر گشتی دستے برابر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ لڑائی کی عام حالت میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ دشمن نے ایک چوکی پر حملہ کیا۔ مگر اسے مار کر پیچھے ہٹا دیا گیا۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ ٹیونیشیا کے متعلق تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ پونٹ ڈو فہس کے محاذ پر لڑائی کا بہت زور ہے یہ دشمن کی ایک نہایت اہم چھاؤنی ہے۔ اتحادی طیاروں نے سسلی پر حملے کئے۔ بہت سے دھماکے ہوئے۔ اور جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ یونان کے مشرقی کنارے کے پاس دشمن کے ایک جہاز پر حملہ کیا گیا۔ اور وہ ڈوب گیا۔ ایک اور کو آگ لگ گئی۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ برطانی طیاروں نے جرمنی کی مشہور بندرگاہ ڈوسبرگ روہرٹ پر حملہ کیا۔ اتنے زور کا حملہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا یہ اس بندرگاہ پر ۵۹ واں حملہ تھا۔

ماسکو ۲۷ اپریل۔ روسیوں نے نوورسسک کے جنوب میں حملے شروع کر دئے ہیں۔ دونو ایک بڑی لڑائی کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ جو امید ہے عنقریب شروع ہو جائیگی۔

دہلی ۲۷ اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے بارہ میں پاس شدہ قانون اس کے نزدیک بالکل غیر مناسب اور بے موقع ہے۔ اور اسکے متعلق اہل ہند کے جذبات کے ساتھ اُسے پورا پورا اتفاق ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ دو شنبہ کی رات کو برطانی طیاروں نے جرمنی کے مشہور شہر ڈوئسبرگ پر جو حملہ کیا تھا۔ وہ اس جنگ کا سب سے بڑا حملہ تھا۔ جو جرمنی کے کسی شہر پر کیا گیا۔ اس میں چار انجن والے بہت سے طیاروں نے حصہ لیا۔ اور ۴۵ منٹ تک بم برساتے رہے۔ اس عرصہ میں کل تیرہ سو ٹن بم برسائے گئے۔ اس قدر روشنی تھی۔ کہ شہر صاف نظر آ رہا تھا۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی اور دس ہزار فٹ کی بلندی تک دھواں ہی دھواں تھا۔ جرمن ہوا مار توپوں نے پہلے تو کچھ سرگرمی دکھائی۔ مگر آہستہ آہستہ ٹھنڈی پڑ گئیں۔

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ امریکن وزیر بحر کرنل ناکس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ بحر اٹلانٹک میں جرمن آبدوزوں کا خطرہ اب بڑھ نہیں رہا۔ گو جاپانی اپنی ہوائی طاقت کو بڑھانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان کے لئے ہوا بازوں کا تیار کرنا مشکل ہے۔

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ مسٹر ولیم فلپس (مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ) کو گاندھی جی اور پنڈت نہرو سے ملاقات کرنے کی جو اجازت نہیں دیگئی اسپر تبصرہ کرتے ہوئے واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند نے جو رویہ اس بارہ میں اختیار کیا ہے۔ موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی وجہ سے اسپر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر مسٹر فلپس کو ان سے ملنے کی اجازت دے دی جاتی۔ تو پبلک اس کا یہ مطلب لے لیتی کہ امریکہ ہندوستان کے معاملات میں مداخلت کرنے کے لئے تیار ہے اور اس طرح ممکن تھا۔ کہ پبلک میں پھر ویسے ہی جھگڑے شروع ہو جاتے۔ جیسے گذشتہ سال ہوئے تھے۔ اور جن کی وجہ سے سیاسی لیڈروں کو نظر بند کرنا پڑا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اب ہندوستان میں امن ہے

دہلی ۲۸ اپریل۔ پچھلے دنوں حکومت ہند نے جو چھ فوڈ کمشنر مقرر کئے تھے۔ انہوں نے ملک کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ جو مسلسل کیا جائیگا اور ملکی حالت کے متعلق وہ اپنی رپورٹ سنٹرل گورنمنٹ کے پیش کیا کریں گے۔

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ چین کا جو تعلیمی مشن ہندوستان آیا ہوا ہے۔ وہ دارجیلنگ کے علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس کلکتہ پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اتحادی ہلکے بمباروں کے ایک ونگ کمانڈر میلکم کو وکٹوریہ کراس دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسکے دستہ نے بڑی بہادری دکھائی تھی۔ ایک لڑائی میں ایک ایک کر کے اس کے سب جہاز برباد ہو گئے۔

دہلی ۲۸ اپریل۔ آل انڈیا مومن کانفرنس نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ ۴½ کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اور اس لئے مسٹر جناح کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کہ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اس کانفرنس نے پاکستان کی بھی مخالفت کی ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ فرانس اور جرمنی میں ایک نئے سمجھوتہ کے سلسلہ میں لاوال سے ملنے کے لئے گورنگ وشی آیا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی پچاس ہزار جنگی قیدی چھوڑ دے گا۔ اور اس کے عوض ۲½ لاکھ فرانسیسی مزدور جرمنی کے جنگی کارخانوں میں کام کرنے کے لئے جائینگے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ جرمن گسٹاپو کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ میں ڈاکٹر بینش کے بعض ہمدردوں کو نظر بندوں کے کیمپ میں بھیجدیا گیا ہے۔ نازی ریڈیو سے اعلان کیا گیا تھا کہ ڈاکٹر بینش اگر اس طرح اپنے اہل ملک کو بھڑکاتے رہے تو اور گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔

زیورچ ۲۷ اپریل۔ اطالوی افسروں نے کئی روز سے سوئٹزرلینڈ اور فرانس کی سرحدات کو بند کر رکھا ہے۔ اور کسی خاص مقصد کے پیش نظر فوجی نقل و حرکت جاری ہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ ٹیونیشیا میں فرانسیسی فوج پونٹ ڈو فہس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ دشمن کا بہت سا سامان اور قیدی اس کے ہاتھ آئے ہیں۔ جو اتحادی فوج بیزرٹا پر بڑھ رہی ہے۔ اس نے بھی کچھ پیش قدمی کر لی ہے۔ اس لڑائی میں اب تک دشمن کے ۴۰ ٹینک برباد ہو چکے ہیں۔

ماسکو ۲۷ اپریل۔ روس میں لڑائی کی عام حالت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ ان کے علاقہ میں روسیوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خاں شاکر